S_1997_3_524_528

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

میسرز ایسٹرن ڈائیکاسٹنگ انڈسٹری

بنام۔

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، کلکتہ

27 اگست 1997

سوہاس۔سی۔سین اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز

سنٹرل ایکسائز رولز، 1944 /سنٹرل ایکسائز ٹیرف:

قاعدہ Q 173 /نرخ آئٹم 26 اے (آئی اے)، (ii) (اے) 27 اور 68-سامان کی درجہ بندی-ریلوے کے اوور ہیڈ آلات اور برقی ٹریکشن کے لیے متعلقہ اشیاء-ریلوے کی خصوصیات کے مطابق پگھلی ہوئی دھات کو سانچوں میں ڈالنا اور پوسٹ کاسٹنگ آپریشن بھی شامل کرنا-کمپنی کے ڈائریکٹر کی طرف سے اس سلسلے میں دیے گئے ایک گوشوارہ کے ذریعے تسلیم کیا گیا-ٹریبونل کے اس نتیجے میں کہ تیار کردہ سامان نرخ آئٹم فائنڈنگ ٹریبونل کے تحت درجہ بندی کے قابل ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ثبوت کی بنیاد پر حقیقت کی تلاش کے طور پر کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

اپیل کنندہ کے ذریعہ تیار کردہ برقی کرشن کے لیے ریلوے اوور ہیڈ آلات اور متعلقہ اشیاء کو آئٹم 68 کے تحت درجہ بند کیا گیا تھا نہ کہ سنٹرل ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل (سی ای جی اے ٹی) کے پاس موجود کاسٹنگ کے طور پر۔ 80-1979 سے 83-192 کی مدت کے دوران، نوٹیفکیشن نمبر 89/79 مورخہ 1.3.79 اور نوٹیفکیشن نمبر 105/80 مورخہ 19.6.80 نے موجودہ مالی سال میں 30 لاکھ روپے کی قیمت تک ایسی اشیاء کو چھوٹ دی اگر پچھلے مالی سال کے دوران کلیئرنس کی قیمت 30 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو۔محکمہ نے انٹیلی جنس رپورٹ کی بنیاد پر کہ ٹیکس تشخیص الیہ ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر سامان کو ہٹا رہا تھا، نوٹیفکیشن نمبر 87/79 مورخہ 1.3.79 اور نوٹیفکیشن نمبر 105/80 مورخہ 19.6.80 کی روشنی میں 80-1979 سے 83-1982 کی مدت کے لیے ان سامان کی کلیئرنس کی قیمت کا پتہ لگایا تھا اور 4,29660.20P روپے، کی ڈیوٹی کا مطالبہ کیا تھا اور مرکزی قواعد، 1944 کی دفعہ Q 173 کے تحت ایک لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا تھا۔82-1981 اور 83-1982 کی مدت کے دوران 30 لاکھ

روپے کی حد سے تجاوز کر گئی۔ٹریبونل نے اپیل پر جہاں تک مطالبہ کی مقدار کا تعلق ہے کلکٹر کے حکم کو برقرار رکھا تھا لیکن جرمانے کی مقدار کو کم کر کے 25,000 روپے کر دیا تھا۔ٹریبونل نے قیمت یا خام مال کی دوہری گنتی کے حوالے سے اپیل کنندہ سے اتفاق کرتے ہوئے کلکٹر سے کہا کہ وہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کیے جانے والے ثبوت کی بنیاد پر اس حقیقی پہلو کی تصدیق کرے،اور اس کے بعد فیصلہ کرے کہ آیا مانگی گئی ڈیوٹی میں کسی ترمیم کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ ریلوے کی طرف سے فراہم کردہ ایلومینیم اور تانبے سے بنی کاسٹنگ مینوفیکچرنگ آپریشن انجام دینے کے بعد ریلوے کو واپس کرنے کے بعد بھی کاسٹنگ بنی رہی۔یہ پیش کیا گیا کہ ریلوے سے جو موصول ہوا وہ خام شکل میں کاسٹنگ تھا جس پر پھر اپیل کنندہ نے کارروائی کی۔اپیل گزاروں کے مطابق جو کیا گیا وہ یہ تھا کہ تانبے،ایلومینیم اور ٹن کو پگھلا کر ریلوے کی خصوصیات کے مطابق سانچوں میں ڈالا گیا اور جو ریلوے کو واپس کیا گیا وہ صرف کاسٹنگ تھی جسے قابل شناخت شکلوں میں تبدیل کیا گیا تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ سامان آئٹم 68 کے تحت درجہ بندی کے قابل ہے،شواہد پر مبنی حقائق کا نتیجہ ہے اور اس لیے کسی مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا۔

یہ کہ اپیل کنندہ نے کاسٹنگ کے بعد، پوسٹ کاسٹنگ آپریشن جیسے کہ فیٹلنگ ، پیسنے، ڈریسنگ، مشیننگ اور فاسٹنرز کے ساتھ اسمبلنگ کی، اس سلسلے میں کمپنی کے ڈائریکٹر کے گوشوارہ سے مزید تصدیق ہوئی۔(528-بی)

وساتھم فاؤنڈری بنام یونین آف انڈیا اور دیگر (1995)5 ایس سی سی 289،حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1990 کی دیوانی اپیل نمبر 1953۔

کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے اے نمبر 1 ای/2586/89-بی آئی (1990-بی آئی کا آرڈر نمبر 1) کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے انت ہکسر، کے۔کے۔لہری اور اعجاز مقبول۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے۔این۔بھٹ، محترمہ سرویرا لال اور پی۔پرمیشورن (این۔پی)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سین، جے :اس کیس کے حقائق کا خلاصہ کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل (سی ای جی اے ٹی) نے کیا ہے۔

اپیل کنندہ کمپنی مرکزی ایکسائز نرخ کے آئٹم 68 کے تحت آنے والے برقی کرشن کے لیے ریلوے اوور ہیڈ آلات اور متعلقہ اشیاء تیار کرتی ہے۔ محکمہ کے مطابق، سنٹرل ایکسائز افسران نے انٹیلی جنس رپورٹ کی بنیاد پر 1.8.1983 پر ان کی فیکٹری کا دورہ کیا کہ اپیل کنندہ ریلوے اوور ہیڈ آلات اور متعلقہ اشیاء تیار کر رہے ہیں اور ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر انہیں ہٹا رہے ہیں اور ریلوے کو مواد کی فراہمی کے مینوفیکچرنگ، قیود وضوابط سے متعلق ریکارڈ اور دستاویزات کا مطالبہ کیا۔ کمپنی کے ڈائریکٹر شری ملن پکھیرا نے اس دن ایک گوشوارہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ باہر سے خریدے گئے خام مال سے برقی ٹریکشن کے لیے اوور ہیڈ آلات اور متعلقہ اشیاء فراہم کر رہے ہیں اور سامان براہ راست ریلوے کو فراہم کیا جاتا ہے۔ کمپنی نے ریلوے الیکٹریفکیشن ٹھیکیداروں کے لیے اس طرح کی متعلقہ اشیاء کو من گھڑت چارجز پر بنانے کا کام شروع کیا جہاں معاہدے خود خام مال کی فراہمی کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی طرف سے شروع کیا گیا عمل تانبے کے ایلومینیم اور ٹن کو پگھلنا تھا اور پگھلی ہوئی دھات کو ریلوے کی تصریح کے مطابق سانچوں میں ڈال دیا گیا تھا اور یہ کہ کاسٹنگ کے بعد مواد کو مزید فیٹلنگ، پیسنے، ڈریسنگ، مشینی، جہاں بھی ضروری ہو وہاں فاسٹنرز کے ساتھ جوڑ کرنے جیسے کاموں سے مشروط کیا گیا تھا۔ اس کے بعد محکمہ نے نوٹیفکیشن نمبر 89/79 مورخہ 1.3.1979 اور نوٹیفکیشن نمبر 105/80 مورخہ 19.6.1980 کی روشنی میں گذشتہ مدت 1979-80 سے 1982-83 کے لیے ان سامانوں کی کلیئرنس کی قیمت کا پتہ لگایا جس نے موجودہ مالی سال میں 30 لاکھ روپے تک کی چھوٹ دی تھی اگر پچھلے مالی سال کے دوران کلیئرنس کی قیمت 30 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں تھی۔ یہ پایا گیا کہ اس بنیاد پر 1980-81 میں 30 لاکھ روپے سے بھی کم کلیئرنس ہوئی تھی اور 1981-82 کے دوران کلیئرنس 41,64,574.43 روپے تھی، 30 لاکھ روپے سے زیادہ کی رقم پر ڈیوٹی ادا کرنے کی ذمہ داری بناتی ہے اور یہ بھی کہ 1982-83 کے دوران 42,06,178 روپے کی قیمت کی کلیئرنس کو بغیر کسی رعایت کے ڈیوٹی ادا کرنی پڑتی تھی کیونکہ پچھلے مالی سال 1981-82 کے دوران کلیئرنس 30 لاکھ روپے سے تجاوز کر گئی تھی۔ اس کے مطابق 2.12.1986 پر ایک شوکاز نوٹس جاری کیا گیا اور اس معاملے میں ان کے جواب پر غور کرنے اور انہیں سننے کے بعد، سنٹرل ایکسائز، کلکتہ-I کے کلکٹر نے 4,29660.20p روپے، کی رقم میں ڈیوٹی کے مطالبے کو برقرار رکھا اور سنٹرل ایکسائز رولز، 1944 کے قاعدہ 173Q کے تحت ایک لاکھ روپے کی رقم میں جرمانہ بھی عائد کیا۔

اپیل کنندہ کمپنی ٹریبونل میں اپیل میں گئی۔ٹریبونل نے کلکٹر کے حکم کو برقرار رکھا لیکن جہاں تک مطالبہ کی مقدار کا تعلق ہے، خام مال کی قیمت کے دوہرے حساب کے حوالے سے اپیل کنندہ-کمپنی دلیل سے اتفاق کرتے ہوئے کلکٹر سے کہا کہ وہ اپیل کنندہ کے ذریعے پیش کیے جانے والے شواہد کی بنیاد پر اس حقیقت پسندانہ پہلو کی تصدیق کرے اور اس لیے فیصلہ کرے کہ مانگی گئی ڈیوٹی میں ترمیم کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔اپیلٹ ٹریبونل نے بھی جرمانے کی مقدار کو کم کرکے 25, 000 روپے کردیا۔

مادی وقت پر، نرخ آئٹمز 26اے(1اے)، (ii)(اے)27اور68 درج ذیل تھے:

" .26A تانبے اور تانبے کا مرکب تانبے کے وزن کے لحاظ سے پچاس فیصد سے کم نہیں ہے۔

XXXXXXX(1)

(iاے) تار کی سلاخیں، تار کی سلاخیں اور کاسٹنگ، دوسری صورت میں مخصوص نہیں۔

.27 ایلومینیم-

XXXXXX(i)(a)

(ii) تار کی سلاخیں، تار کی سلاخیں اور کاسٹنگ، جو دوسری صورت میں متعین نہیں ہیں۔

.68 دیگر تمام اشیاء، خاص طور پر نہیں، لیکن خصوصی طور پر-

....

اپیل کنندہ کمپنی کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ ایلومینیم اور تانبے سے بنی کاسٹنگ ریلوے سے موصول ہونے اور انہیں واپس کرنے کے بعد بھی کاسٹنگ بنی رہتی ہیں۔ریلوے سے جو موصول ہوا وہ خام شکل میں کاسٹنگ تھا۔جو چیز واپس کی جاتی ہے وہ کاسٹنگ ہے جسے قابل شناخت شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔یہ دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے شروع کیا گیا عمل تانبے، ایلومینیم اور ٹن کو ریلوے کی خصوصیات کے مطابق پگھلنا تھا۔پگھلی ہوئی دھات کو سانچوں میں ڈالا جاتا تھا اور ڈھالنے کے بعد مواد ریلوے کو فروخت کیا جاتا تھا۔ریلائنس کو اپیل کنندہ کی جانب سے وساتھم فاؤنڈری بنام یونین آف انڈیا اور دیگر (1995)5 ایس سی سی 289 میں اس عدالت کے فیصلے پر رکھا گیا تھا جہاں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ لوہے کی کاسٹنگ کو اس کی ٹھوس شکل میں سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (iv)14 کے مقصد کے لیے " کاسٹ آئرن " کے طور پر مانا جانا چاہیے۔ یہ مزید فیصلہ کیا گیا کہ " کاسٹ آئرن کاسٹنگ " کو اس کی بنیادی یا کھردری شکل میں " کاسٹ آئرن " قرار دیا جائے۔لیکن اگر اس کے بعد کسی اور چیز کو تیار کرنے کے لیے کھردرے لوہے کی کاسٹنگ کے لیے کوئی مشینی یا پالش یا کوئی اور عمل کیا گیا، تو ان کو اس کی بنیادی یا کھردرے شکل میں کاسٹ

لوہے کی کاسٹنگ کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔

فوری صورت میں، حقیقت یہ ہے کہ اپیل کنندہ نے کاسٹنگ کے بعد مختلف پوسٹ کاسٹنگ آپریشن کیے جیسے کہ فیٹلنگ، پیسنا، ڈریسنگ، مشینی اور فاسٹنرز کے ساتھ جوڑنا۔اس نتیجے کی تصدیق کمپنی کے ڈائریکٹر کے گوشوارہ سے ہوتی ہے۔ان حقائق پر، سی ای جی اے ٹی نے اپیل کنندہ کی اپیل کو مسترد کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کے تیار کردہ سامان کو " کاسٹنگ " کے طور پر درجہ بند نہیں کیا جا سکتا اور اس لیے، نرخ آئٹم 68 کے تحت ٹیکس لگانا پڑا۔

ٹریبونل کے ذریعے کیے گئے نتائج بنیادی طور پر حقائق کے نتائج ہیں۔وہ شواہد پر مبنی ہیں اور انہیں منحرف نہیں سمجھا جا سکتا۔معاملے کے اس تناظر میں، اپیل کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ڈی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔